اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

بسم الله الرحمن الرحيم

وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ

كَلِمَةُ الْهَادِيْ إِلٰى سَوَاءِ السَّبِيْلِ
فِيْ
جَوَابِ مَنْ لَبَسَ الْحَقَّ بِالْأَبَاطِيْلِ

چند غلط تاویلات و تجاوزات
اور
اُن کا علمی و شرعی محاسبہ

حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان مدظلہ

مکتبۃ المفتی
جامعہ فتاح العلوم نوشہرہ سانسی گوجرانوالہ

بار سوم مع اضافہ	ستمبر ۲۰۱۰ء
تعداد	ایک ہزار (۱۰۰۰)
صفحات	۳۶۶
ہدیہ	روپے

ملنے کا پتہ

مکتبۃ المفتی

جامعہ فتاح العلوم، نوشہرہ سانسی گوجرانوالہ

قاری عطاء اللہ، 0301-6667443

فہرست

تقریظات

بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ۔(۱)

''اے رسول پہنچا دے جو تجھ پر اترا تیرے رب کی طرف سے اور اگر ایسا نہ کیا تو
تو نے کچھ نہ پہنچایا اس کا پیغام۔''

اس آیت مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی تبلیغ کا حکم دیا گیا ہے جو ان کے رب کی طرف سے ان پر اتاری گئی ہے۔ جب کسی کو ما انزل الیک من ربک کا علم نہیں ہوگا وہ شخص اس کی کیا تبلیغ کرے گا اکثر بلکہ عامۃ الناس رائے ونڈ سے بغیر علم، بغیر تربیت، بغیر ادب وآداب کے تبلیغ کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیتے ہیں۔ ان کے ہاں علماء اور علم کی قدر واہمیت کم ہو جاتی ہے۔ علما سے از خود بطور امتحان پوچھتے ہیں آپ نے کتنا وقت لگایا ہے۔ ایسی موضوعات، من گھڑت حکایتیں، قصے بیان کرتے ہیں جن کا حقیقت سے دور کا تعلق بھی نہیں ہوتا ضعیف بلکہ موضوع احادیث تک بیان کرنے سے نہیں ہچکچاتے۔ ان کی بڑی سند یہ ہے، ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے۔

؎ ہر کہ خود گم است کرا رہبری کند

دروس قرآن کے سلسلہ میں حاجی صاحب کا حضرت لاہوریؒ پر طعن اور اس کا جواب

ہم سنا کرتے تھے حاجی عبدالوہاب صاحب شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کے تربیت یافتہ ہیں۔ حضرت شیخ لاہوریؒ کا شب وروز محبوب ترین شغل درس قرآن اور ذکر الٰہی تھا۔ فرمایا کرتے تھے مجھے میرے شیخ، مربی اور استاذ حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے پچیس سالہ جلاوطنی میں قدم رکھتے ہی الوداعی ملاقات میں بطور وصیت فرمایا: احمد علی! قرآن کو اپنی زندگی کا پروگرام بنا لو اس وقت سے میں نے قرآن کو اپنے سینے

(۱) سورۃ المائدہ آیت ۶۷

سے لگا رکھا ہے۔

۱۹۵۷ء بمطابق ۱۳۷۷ھ راقم الحروف کا نصرۃ العلوم میں دورہ حدیث کا سال تھا۔ اسکندر مرزا (صدر پاکستان) نے اپنے ایک بیان میں کہا مولویوں نے اسلام کو کوٹھڑی میں بند کر دیا ہے۔ اس پر خطبہ جمعہ میں شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ نے فرمایا: سکندر مرزا! خدا سے ڈرو۔ پینتالیس سال سے میں پنجاب کے ام القریٰ (لاہور شیرانوالہ گیٹ) میں کتاب اللہ کا درس دے رہا ہوں۔

ہم نے پچھلے صفحات میں تحریر کیا ہے حاجی صاحب کو جب پتہ چلا حضرت لاہوریؒ کے پوتے مدرسہ عربیہ رائے ونڈ کی بجائے جامعہ خیر المدارس میں دورۂ حدیث پڑھنا چاہتے ہیں دوران گفتگو یہ بھی کہا'' آپ کے دادا بہت اچھے تھے، لیکن ان کی ایک بڑی غلطی تھی عامۃ الناس کو قرآن کا درس دیا کرتے تھے۔'' اتنے بڑے شخص کا بوجھ کون اٹھا سکتا ہے؟ ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔ وہ اپنا بوجھ خود اٹھا لیں تو بڑی بات ہے۔

حاجی عبدالوہاب صاحب نے دوران گفتگو یہ بھی کہا حضرت لاہوریؒ کی آخر عمر میں عین اس وقت جب حضرت جمعہ کے لیے مسجد تشریف لائے، ہم حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کیا ایک ترکی عرب عالم مہمان تشریف لائے ہیں، اگر اجازت ہو تو یہ خطاب کریں، آپ نے فرمایا، دور دراز سے لوگ میرا بیان سننے کے لیے آتے ہیں۔ اگر میں بیان نہ کروں تو یہ ان کے ساتھ خیانت ہوگی۔ بڑی امید لے کر گئے، لیکن حضرت نے موقع نہ دیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

انبیاء ورسل کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی کو بلا واسطہ اپنا پیغام نہیں بھیجتے، مولانا الیاسؒ کے بارہ میں ایسی بات افتراء ہے

قولہ: ''مولانا الیاس پر اللہ تعالیٰ نے جو پیغام فرمایا، پچھلی کئی صدیوں میں کسی پر

نہیں ہوا۔ پچھلے ہزار سال بھی میں کہوں تو یہ مبالغہ نہیں ہے۔ اہل خیر کی داستانیں پڑھی ہیں، تحریکوں کا اپنی وسعت کے مطابق مطالعہ کیا ہے۔ **خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم** ۔بس تین صدی ہٹادو، اس کے بعد کوئی ایسی شخصیت نہیں گزری جس نے براعظم پر اثر ڈالا ہو۔ کوئی ایک بھی نہیں۔ یکساں تمام طبقات پر، ہر ہر قوم، نسل، رنگ، علاقے، حتیٰ کہ پردہ دار عورتیں، گونگے، معذور۔''

الجواب: اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں پر الہام فرماتا ہے لیکن اپنا پیغام اپنے نبیوں اور رسولوں کو دیتا ہے جسے رسالت کہتے ہیں۔ اس لیے انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں سے یوں مخاطب ہوئے:

أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي (۱)

''تم تک اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں۔''

کتنا غلو ہے ایک امتی کے بارے میں کہا جائے اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنا پیغام فرمایا۔ اس طرح کی خرافات مولانا محمد الیاسؒ کے بارہ میں پہلے بھی کہی گئی ہیں کہا گیا ہے یہ الہامی نبی تھے۔ فتاویٰ محمودیہ میں ہے:

سوال: یہاں پر ایک تبلیغی صاحب نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی: حضرت مولانا محمد الیاس صاحب دراصل الہامی نبی تھے۔ انبیاء پر وحی آتی تھی، لیکن مولانا ایسے نبی تھے جن کو ہر آنے والے واقعے کا الہام ہوتا تھا۔ گویا الہامی نبی تھے۔

الجواب حامداً ومصلیاً: حضرت مولانا الیاس صاحبؒ کو نبی کہنا درست نہیں، نہ الہامی نہ کسی اور قسم کا نبی۔ ایسے عنوانات سے بہت غلط فہمی پیدا ہوتی ہے، اس لیے کلی احتراز واجب ہے۔ اس پر بھی کوئی دلیل شرعی قائم نہیں کہ حضرت مولانا مرحوم کو ہر آنے

(۱) سورۃ الاعراف، آیت ۶۲

والے واقعے کا الہام ہوتا تھا۔ اگر حضرت مولانا مرحوم حیات ہوتے تو ہرگز ہرگز ایسی ایسی باتوں کی اجازت نہ دیتے، بلکہ سختی سے روک دیتے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیوبند ۳۰/۱۰/۸۵ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دار العلوم دیوبند (۱)

میں کہتا ہوں غلو کس چیز کا نام ہے الحاد، زندقہ اور کفر کون سی بلا ہے؟

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

جماعت میں شامل فاسق، فاجر، حدود شرعیہ سے تجاوز کرنے والوں کی وکالت کی جائے دوسری طرف علماء امت، صلحاء، مشائخ، مجاہد اور اہل حق قابل گردن زدنی قرار دیے جائیں۔ **فیا للعجب ولضیعة الادب**۔ منصب الوہیت اور رسالت کے صیغہ میں اپنے بڑوں کو شریک کار سمجھنا یہود و نصاریٰ کا غلو تھا جنہیں قرآن نے یوں خطاب کیا ہے:

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ (۲)

''اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق تجاوز نہ کرو اور اپنے ان پیشروؤں کی خواہشات کا اتباع نہ کرو جو راہ راست سے بھٹک گئے اور دوسروں کو سیدھی راہ سے بے راہ کیا۔''

کسی کو ظلی، بروزی نبی کہنے سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے اگر کوئی شخص اپنے استاذ، پیر و مرشد کے بارہ میں اس طرح کا عقیدہ رکھتا ہو وہ الہامی نبی ہیں یا ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام آتا ہے، کیا اس کو قابل ستائش سمجھا جائے گا؟ الامان و

(۱) فتاویٰ محمودیہ ج۴، ص۲۹۰، ۲۹۱ (۲) سورۃ المائدہ، ۷۷

الحفیظ۔ چند صدیاں اور ہزار سال تو بڑی بات ہے، اگر مولانا الیاس صاحب کو ان کے اساتذہ، مشائخ، اکابر، مربی حضرات کی صف میں دیکھا جائے ان کے سامنے وہ ایک متعلم، متأدب اور چراغ شب تاب نظر آتے ہیں۔ مثلاً قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، محدث جلیل، حضرت شیخ مولانا خلیل احمد انبیٹھویؒ، استاذ الحدیث حضرت شیخ مولانا محمد یحییٰ کاندھلویؒ، شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، محدث کبیر علامہ انور شاہ کشمیریؒ، شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت شیخ شاہ عبد الرحیم رائے پوریؒ وامثالہم۔ وہ کون سا کرۂ ارضی اور خطۂ زمین ہے جو ان حضرات کے علوم وفیوض سے محروم رہا ہو؟ ان کے آفتاب عالم تاب کی شعاعیں اور کرنیں وہاں تک نہ پہنچی ہوں؟ قرآنی تعلیمات، احادیث اور سنن نبویہ کا احیاء، دعوت وتربیت کی ذمہ داری، عالم اسلام میں جہادی سرگرمیوں کے جذبہ کا اجراء، زندیق اور ملحدین کا علمی اور عملی رد، عالمی طور پر طاغوتی طاقتوں کا سامنا، سیاسیات میں ابن الوقت اور ڈکٹیٹر قسم کے لوگوں کا مقابلہ، وہ کون سا سخت اور مشکل چیلنج ہے جسے ہمارے اکابر نے قبول نہ کیا؟ لیکن مولوی صاحب صرف اپنے چشمہ کے خول میں دیکھنے کے عادی ہیں۔ ان کو صرف وہی کچھ نظر آتا ہے جو اس چشمہ میں دکھائی دیتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مشاہدات کی نفی کرتے ہیں۔

اذا لم تر الهلال فسلم

لأناس رأوه بالابصار

مولانا الیاس صاحبؒ کے بارہ میں مولوی صاحب کے ہزار سالہ احساسات پر ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں:

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

مولانا محمد الیاسؒ کے بارہ میں یہ کہنا کہ انگریز کو نکالنے پر کیوں زور لگاتے ہو، مسلمان بنانے پر زور لگاؤ، کئی وجوہ سے محل نظر ہے

قول: ”مولانا الیاس فرمایا کرتے تھے، انگریزوں کو نکالنے کے لیے کیوں زور لگاتے ہو، مسلمان بنانے پر زور لگاؤ۔“

الجواب: جہاد کی مخالفت، جہادی تنظیموں پر ہٹ، ۱۸۵۷ء میں علماء ہند کے اجماعی فیصلہ جہاد، خصوصاً حضرت نانوتویؒ کے اقدام جہاد کی تغلیط یہ سب تمہید تھی۔ مولوی صاحب نے مطلب کی بات اب کہی ہے مولانا الیاسؒ فرمایا کرتے تھے تم انگریزوں کو نکالنے کے لیے کیوں زور لگاتے ہو، مسلمان بنانے پر زور لگاؤ، لیکن الحمد للہ ہمارے اکابر و مشائخ دو طرفہ زور صرف کرنے میں کامیاب رہے۔ انگریزوں کو بھی نکالا مسلمانان ہند کا ایمان بھی بچایا۔ اسی اثناء میں بے پناہ خلق حلقہ بگوش اسلام ہوئی۔ مسلمانوں کو عیسائی اور ہندو بنانے کی مختلف تحریکات اٹھیں مگر ناکام بنا دی گئیں۔ نیز تقسیم ہند کے بعد متعدد مقامات میں متعصب ہندوؤں کے تشدد اور مسلمانوں کی کمزوری کے باعث چند مسلم اقوام ہندوازم میں شامل ہوگئیں۔ مولانا ابوالکلام آزادؒ اور مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ نے پورے ہندوستان کا دورہ کیا۔ ہندو مظالم اور ان کے خوف وہراس کو رفع کیا ان اقوام کو ان کے جان ومال کے بارہ میں اطمینان دلایا، ہر طرح سے ان کی حوصلہ افزائی کی، اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھے جب تک ان کو ارتداد سے دوبارہ اسلام میں نہیں لے آئے۔

مولوی صاحب نے انگریزوں کے مظالم نہیں دیکھے اور نہ ۱۸۵۷ء کے مظالم کو غور سے پڑھا ہے۔ ان کو کیا معلوم اہل اسلام اور علماء اسلام پر کیا بیتی۔ اپنے خمار میں اس بات کا الزام مولانا محمد الیاسؒ کے سر تھوپ دیا انہوں نے یہ نظریہ دیا ہے۔ میں کہتا